سوال

مہر اور گواہوں کے بغیر شادی کرلی اور اب اپنے ملک ساتھ لے جانے سے بھی انکار کرتا ہے

جواب

لحمد للہ.

ں :

ںکاح کے ارکان اور شروط کا ہونا ضروری ہے اس میں عورت کا ولی، اور دو گواہ شامل ہیں، اس لیے اگر نکاح میں ولی اور گواہ نہ ہوں اور لوگوں میں نکاح کا اعلان نہ کیا جائے تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے.

میں صرف ولی نہ ہو تو جمہور علماء کے ہاں نکاح صحیح نہیں، لیکن بعض فقہاء کے ہاں صحیح ہے، اور اگر گواہ نہ ہوں لیکن لوگوں میں اعلان کیا گیا ہو تو بعض اہل علم کے ہاں یہ اعلان ہی کافی ہے.

ر مسلمان عورت کے ولی کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور اس کا ولی اس کا بیٹا اگر ہو اس کے بعد اس کا باپ پھر دادا پھر اس کا بھائی ولی ہوگا، اسی طرح عصبہ شخص جو قریبی ہے اس کے بعد اس کے بعد والا.

ولی مسلمان نہ ہو تو مسلمان قاضی اس کی شادی کریگا، اور اگر مسلمان قاضی بھی نہ ہو تو پھر اسلام سینٹر کا چئرمین وغیرہ اس کی شادی کریگا، یا پھر اس کی رضامندی سے عام کوئی بھی مسلمان شخص اس کا نکاح کریگا.

رت کے لیے مہر کا ہونا ضروری ہے چاہے تھوڑا ہی ہو اور اگر عقد نکاح میں مہر ذکر نہ کیا گیا ہو تو نکاح صحیح ہے لیکن اسے مہر مثل ملے گا؛ یعنی اس کے لیے اتنا مہر دینے کا حکم دیا جائیگا جتنا اس طرح کی عورتوں کو اس کے علاقے میں مہر دیا جاتا ہے.

پ کا نکاح صحیح ہے یا فاسد مہر آپ کا حق ہے، اور اگر آپ کا بچہ پیدا ہوا ہو تو اسے اس کی باپ کی طرف منسوب کیا جائیگا.

اور اعلان نہ ہونے کی حالت میں نکاح فاسد ہونے کی صورت میں آپ کو چاہیے کہ اس شخص کو اپنے قریب مت آنے دیں، حتی کہ صحیح نکاح نہ ہو جائے، اور پھر نکاح کی تصدیق اور معاملات آپ کے ملک میں سعودی سفارت خانہ سے ہونی چاہیے تا کہ مستقبل میں آپ اور آپ کی اولاد کے حقوق محفوظ رہیں.

م :

ان شایان رہائش کا انتظام کرے، اور جتنے اخراجات کی محتاج ہے وہ بھی اس کو دے، بیوی کو ایسے علاقے اور ملک میں نہ چھوڑے جہاں وہ محفوظ نہیں اور نہ ہی بیوی کی رضامندی کے بغیر چھ ماہ سے زائد اس سے دور رہے، اور جہاں اس سے شادی کی ہے وہاں اس کا کام اور ملازمت یا تعلیم یا تجارت وغیرہ ؛

ی کو اس کے حقوق دینے سے انکار کرے، یا پھر اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کرتا ہے اور جہاں اس نے شادی کی بیوی کو وہیں اس مدت جو ہم بیان کر چکے ہیں سے زیادہ چھوڑنا چاہے اور بیوی اس پر راضی نہ ہو تو بیوی کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے.

ں مسلمان عورتوں کو جو آپ جیسے ممالک میں رہتی ہیں انہیں نصیحت کرتے ہیں، اور ان عورتوں کے اولیاء کو بھی ہماری نصیحت ہے کہ جو بھی ان سے شادی کرنا چاہے وہ اس کے متعلق مکمل طور پر تحقیق اور باز پرس کر لیں تا کہ ان کی بیٹیوں کو وہ لوگ دھوکہ نہ دیں جوان کے ملک میں تجارت یا تعلیم یا سیر و سیاحت

ے ایسے افراد شادی کے معاملہ میں سنجیدہ نہیں ہوتے، اور نہ ہی وہ اسے پختہ عہد اور گھر بنانا چاہتے ہیں کہ ایک نئے خاندان کی بنیاد رکھی جائے، بلکہ ان کا ارادہ اور نیت تو صرف اپنی شہوت پوری کرنا اور عیش و عشرت ہوتی ہے.

ں لیے جب وہ اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں تو وہ ملک چھوڑ کر چلتے بنتے ہیں اور بیوی کو وہیں چھوڑ کر بعض اوقات اولاد بھی وہیں چھوڑ کر انہیں پوچھتے تک بھی نہیں لیکن :

ۃ (14).

واللہ اعلم.